صد سالہ عرس رضوی کے موقع پر امام اہل سنت کی بارگاہ میں خراج عقیدت
نجومِ ہدایت
ترتیب
محمد سلیم بریلوی
استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام
درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف
حسب ارشاد
محمد سبحان رضا خان قادری
ناشر
مفسر اعظم ہند اکیڈمی، جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف
تقسیم کار: امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف

"صد سالہ عرس رضوی" کے موقع پر امام اہل سنت کی بارگاہ میں خراج عقیدت

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

(امام احمد رضا)

صحابۂ کرام کے فضائل ومناقب، حدیث" اصحابی کالنجوم" کی تخریج، فنی واسنادی حیثیت، ظاہری وباطنی رافضیت کی تردید، حضرت امیر معاویہ پر طعن وتشنیع کے دفاعی مضامین و مباحث اور حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی کتاب" الصحابة نجوم الاهتداء" کے خلاصہ کا ایک حسین گلدستہ بنام

نجومِ ہدایت

حسب ارشاد

حضور صاحب سجادہ حضرت مولانا الحاج **محمد سبحان رضا خاں** سبحانی میاں مدظلہ

ترتیب

محمد سلیم بریلوی

استاذ جامعہ رضویہ منظر اسلام، درگاہ اعلیٰ حضرت، بریلی شریف۔

بتعاون : جماعت رضائے مصطفیٰ، یو۔کے

ناشر : مفسر اعظم ہند اکیڈمی، جامعہ رضویہ منظر اسلام، بریلی شریف

تقسیم کار : امام احمد رضا اکیڈمی، صالح نگر، بریلی شریف

اہل سنت و جماعت میں رفض کے بڑھتے اثرات

گزشتہ کئی دہائیوں سے ہمارے ردوطرد کا ہدف وہابیت و دیوبندیت رہا۔ نیز اِدھر چند برسوں سے ہم آپس ہی کے اختلاف وانتشار میں الجھے رہے جس کا تشویش ناک نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ اہل سنت و جماعت میں انتہائی خاموشی اور چابک دستی کے ساتھ رافضیت اور شیعیت نے اپنے پیر پسارنا شروع کر دیئے حتیٰ کہ جماعت اہل سنت کے کئی مشہور و معروف عالم دین اور دانشور حضرات رافضیوں کی طرف محبت و الفت کی پینگیں بڑھانے لگے، اُن کے ساتھ مشترکہ اجلاس منعقد ہونے لگے۔ اُن سے دوستیاں گانٹھی جانے لگیں، ان کے ساتھ کھایا پیا جانے لگا، حد یہ ہے کہ اُن کے زیر اثر کچھ صحابۂ کرام کے تعلق سے انہیں کی بولی بولی جانے لگی۔ اگر اس تشویش ناک پہلو کی طرف ہمارے ذمہ داران نے توجہ نہ دی تو وہ دن دور نہیں کہ جب خاموشی کے ساتھ ذہنی رفض جماعت اہل سنت میں اپنی جڑیں مضبوط کر لے اور ہم کفِ افسوس ملتے رہیں۔ جماعت اہل سنت کے افراد ان کے تقیہ کا شکار ہو جائیں اور ہم دیکھتے رہ جائیں۔ اس لیۓ آج اہل سنت و جماعت کے سامنے بہت سارے فتنوں کے چیلینجز کے ساتھ ایک بڑا چیلینج عالمی سطح پر بڑھتے ہوئے رفض و رافضیت کے دائرۂ اثر کو روکنے کا چیلنج بھی ہے۔

عالمی پیمانے پر رافضیوں کے زیر اثر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے تقریباً ۲ رمہینے سے ایک جری اور گستاخ گروہ نے محاذ قائم کر رکھا ہے جس کا مقصد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اہل بیت اطہار اور خاص کر حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کے دشمن کے طور پر متعارف کرانا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درمیان جنگ صفین میں جو کچھ معاملات ہوئے ان کا سہارا لے کر حضرت امیر معاویہ کو مطعون کرنے اور عوامی سطح پر انہیں ایک

مجرم کے طور پر پیش کرنے کی منظّم سازش رچی جارہی ہے۔

یوں تو رافضی گروہ صدیوں سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات کو نشانہ تنقید بناتا چلا آرہا ہے۔ رافضی ہی نہیں بلکہ ان کے زیر اثر بہت سے ایسے لوگ بھی حضرت معاویہ کو دشمن علی کے طور پر دیکھتے ہیں کہ جو بظاہر تو سنی ہیں مگر در پردہ ان کے اندر رفض کے اثرات بہت گہرے اور مستحکم ہیں چنانچہ جب دعوت اسلامی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس منانے اور ان کے نام پر مسجد بنانے کا اعلان کیا تو ہندو پاک میں ایک کہرام برپا ہو گیا۔ رافضی تو چراغ پا ہوئے ہی ان کے ساتھ کچھ ایسے لوگ بھی جامہ سے باہر ہو گئے کہ جو اپنے آپ کو سنی کہتے ہیں اور اپنا رشتہ اہل سنت و جماعت سے جوڑتے ہیں۔ سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور اخبار و رسائل میں اس قضیہ کو لے کر ایک ہوڑسی مچ گئی۔ اس سلسلہ میں چار فریق نمایاں طور پر سامنے آئے۔

(۱) غالی رافضیوں کا گروہ جو حضرت امیر معاویہ کی شان میں کھلم کھلا گستاخیاں کرتا اور انہیں باطل پرست ہی نہیں بلکہ مسلمان ماننے کو بھی تیار نہیں۔

(۲) اپنے آپ کو سنی کہلوانے والا وہ گروہ جو حضرت امیر معاویہ کو مسلمان تو مانتا ہے مگر انہیں خطا کار، گنہگار اور دشمن اہل بیت و دشمن علی بنا کر پیش کر رہا ہے۔

(۳) تیسری سنیوں کی وہ جماعت جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا برزاویے سے دفاع کرنے پر کمر بستہ ہے۔

(۴) چوتھی سنیوں کی وہ جماعت جو ان سارے معاملات پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے صدیوں پرانا سلفاً و خلفاً سنیوں کا جو عقیدہ ہے وہ یہ کہ

(۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم ﷺ کے مقدس اور باعظمت

صحابی ہیں نیز جو فضائل تمام صحابہ کے لیے مطلقاً وصف صحابیت کی بنیاد پر بیان ہوئے اس کے مصداق حضرت امیر معاویہ بھی ہیں۔

(۲) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سگی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اکرم ﷺ کی زوجۂ مکرمہ اور تمام مسلمانوں کی ماں ہیں جن کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ کا لقب ''خال المؤمنین'' یعنی مسلمانوں کے ماموں جان بھی ہے۔

(۳) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاتب رسول، کاتب وحی اور امین وحی الٰہی بھی ہیں۔

(۴) جنت کی بشارت پانے والے پہلے اسلامی بحری بیڑے کے قائد ہیں۔

(۵) تقریباً ۲۰ رسال تک بلاشرکت غیر پورے عالم اسلام کے خلیفۂ برحق اور سلطان عادل رہے۔

(۶) قبرص وغیرہ کے فاتح اور سلطنت اسلامی کی سرحدوں کو عظیم الشان پیمانے پر وسعت دینے والے ایک کامیاب سلطان ہیں۔

(۷) حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے درمیان جو معاملات ہوئے اُن میں ہم سب کو سکوت اختیار کرنا لازم ہے۔ اس کی بنیاد پر دونوں حضرات میں سے کسی پر بھی طعن و تشنیع کرنا ناجائز ہے۔

اہل سنت و جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبوت و رسالت کے بعد انسانوں میں سب سے بلند منصب صحابیت ہے اور جماعت اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قیامت تک کا کوئی بڑا سے بڑا صاحب ایمان امتی کسی صحابی کی ہمسری نہیں کر سکتا۔ نیز آیات قرآنیہ کے مدلولات اور احادیث رسول کی توضیحات کے مطابق جو فضائل و مبشرات تمام صحابہ کے سلسلہ میں وارد ہیں ان کے مصداق بلا استثنا تمام صحابہ کرام ہیں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے صحابہ کو وصف صحابیت کی

وجہ سے وارد ہونے والی فضیلتوں سے مستثنیٰ کرنا اہل سنت کا طریقہ نہیں بلکہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔ ہمیں تو اللہ و رسول کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے تمام صحابہ کو بلا استثنا نجوم ہدایت مانتے ہوئے ان کی اقتدا و پیروی کرنا اور ان کے اقوال و افعال کو اپنے لیے مشعل راہ ہدایت بنانا ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ ہم کسی بھی صحابی رسول کو اپنی تنقیدوں کا نشانہ نہ بنائیں، ان کی شان میں گستاخیاں نہ کریں، اُن کو برے الفاظ سے یاد نہ کریں کیونکہ یہ وہ مقدس جماعت ہے کہ جن کے منصب تک بڑا سے بڑا ابدال اور بڑا سے بڑا قطب رسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ ان سے راضی۔ ان میں سے ہر ایک سے اللہ رب العزت نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ پھر وہ شیخین ہوں کہ ختنین، عشرۂ مبشرہ ہوں کہ مہاجرین و انصار، سابقین اولین ہوں یا متاخرین خواہ وہ حضرات ہوں کہ نام لے لے کر احادیث کریمہ میں جن کے فضائل وارد ہوئے ہوں یا وہ لاکھوں صحابہ ہوں کہ جن کی فضیلتیں مطلقاً تو بیان ہوئیں مگر روایتوں میں ان کے نام ذکر نہیں ہوئے۔ لہٰذا ایسی روایتوں سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا کسی اور صحابی رسول کا استثنا کرنا ترجیح بلا مرجح بھی ہے اور فرمان رسول کی خلاف ورزی بھی۔ ان مطلق احادیث کریمہ کے علاوہ بھی ایسی روایتیں ہیں جن میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل مستقلاً بیان ہوئے یہی وجہ ہے کہ تیسری صدی ہجری سے لے کر پندرہویں صدی ہجری تک کے ائمہ اعلام، علمائے ربانین اور محدثین کرام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور ان کے دفاع میں بہت سی کتابیں مستقلاً تصنیف فرمائیں۔

حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے معاملات میں اہلسنت کا عقیدہ

مسئلۂ خلافت کو لے کر حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جو مشاجرات، معاملات اور اختلافات ہوئے ان کے سلسلے میں اہل سنت

کا سلفاً وخلفاً جو موقف ہے وہ یہ کہ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ دونوں ہی مجتہد تھے اور اس سلسلہ میں دونوں نے ہی اجتہاد کیا تھا البتہ حضرت علی کا جو اجتہاد تھا وہ اجتہاد حق ومقرر تھا اور حضرت امیر معاویہ سے اس اجتہاد میں خطا واقع ہوئی تھی جس کو خطائے اجتہادی منکر کا نام دیا گیا۔ اہل سنت وجماعت کے اسی متفقہ موقف کو فتاویٰ رضویہ کے حوالے سے حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ:

"خطا دو قسم ہے خطائے عنادی۔ یہ مجتہد کی شان نہیں اور خطائے اجتہادی۔ یہ مجتہد سے ہوتی ہے اور اس میں اس پر عند اللہ اصلاً مواخذہ نہیں مگر احکام دنیا میں وہ دو قسم ہے۔(۱) خطائے مقرر کہ اس کے صاحب پر انکار نہ ہوگا یہ وہ خطائے اجتہادی ہے جس سے دین میں کوئی فتنہ نہ پیدا ہوتا ہو جیسے ہمارے نزدیک مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ دوسری خطائے منکر یہ وہ خطائے اجتہادی ہے جس کے صاحب پر انکار کیا جائے گا کہ اس کی خطا باعث فتنہ ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سیدنا امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے خلاف اسی قسم (خطائے منکر) کی خطا کا تھا اور فیصلہ وہ جو خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مولیٰ علی کی ڈگری (تائید وسند حق) اور امیر معاویہ کی مغفرت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین"۔

(بہار شریعت جلد ا ص ۲۵۶ مکتبۃ المدینہ کراچی)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سلسلہ میں اس وقت جو ہنگامہ برپا ہے وہ یقیناً تشویشناک ہے۔ اس قضیہ میں رافضیوں کے علاوہ کچھ سنیوں نے بھی ایسی بے تکی تحریریں سوشل میڈیا پر وائرل کیں کہ جو اہل سنت وجماعت کے عقیدے اور موقف کے بالکل خلاف تھیں جس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر خانے خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ

مارہرہ شریف سے بروقت اس فتنہ پر بندھ باندھنے کے لیے ایک پیغام جاری کیا گیا جسے عالمی سطح پر بہت پذیرائی حاصل ہوئی۔ ہم ذیل میں وہ پورا پیغام نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں:

سعادت ...

خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا موقف

حضرات گرامی.........................سلام مسنون

گزشتہ چند دنوں سے ایک غلط فہمی Social Media پر خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کے حوالے سے عام سی ہو رہی ہے اور کچھ علمائے کرام کی زبانی یہ بھی سنا گیا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق خانقاہ برکاتیہ کا اجتماعی موقف اکابر، علما اور مشائخ کے اقوال اور طریقے سے منفرد بھی ہے اور امت میں باعث اضطراب بھی۔ لہٰذا راقم الحروف نے ارادہ کیا کہ علمائے کرام اور احباب اہل سنت کی غلط فہمی کا ازالہ کرنے کے لیے چند سطریں ضرور رقم کی جائیں۔ لہٰذا والد ماجد حضرت امین ملت جو خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کے صاحب سجادہ اور درگاہ شاہ برکت اللہ کی منتظمہ کمیٹی کے صدر ہیں اور میرے عم مکرم حضرت رفیق ملت جو سجادۂ نوری کے وصی و وارث ہیں اور میرے بقیہ عمین کریمین اور دیگر صاحبزادگان خانوادۂ برکات کی جانب سے فقیر برکاتی عرض کرتا ہے کہ صحابی رسول حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ہمارا وہی موقف ہے جو سلف صالحین کا ہے یعنی وہ صحابی رسول، کاتب وحی اور ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے برادر بزرگ ہیں۔ بلا شبہ تمام صحابہ کرام ہمارے لیے باعث تعظیم و تکریم ہیں اور ان کی عظمت و اطاعت کرنا ہمارے ایمان کی مضبوطی کی دلیل ہے۔ ہمارے نزدیک ہر وہ شخص غیر معتبر و غیر مستند ہے کہ جو صحابہ کرام کے مرتبہ اور شان میں تنقیص و تصغیر کرے یا معاذ اللہ ان کو تحقیری جملوں سے یاد کرے۔ جہاں تک حضرات صحابہ کرام اور ان کے مراتب کا معاملہ ہے تو اس حوالے سے یہ

دلیل شافی وکافی ہے کہ رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے میرے صحابہ کو برا کہا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ (طبرانی) اور یقیناً ان صحابہ کی جماعت میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے ''میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لیے کہ اگر تم میں سے کوئی ایک اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کے مُد کے برابر بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کے نصف کو پہنچ سکتا ہے۔'' (بخاری و مسلم) اور جہاں تک حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبہ کا تعلق ہے تو اس کی دلیل میں سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد کافی ہے کہ ''اے اللہ! معاویہ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت دلوا'' (جامع ترمذی جلد دوم ص ۲۴۷) ہمارے امام سلسلہ قادریہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں کہ ''جو شخص کسی صحابی کے بارے میں کوئی ناشائستہ کلمہ کہتا ہے وہ خواہش کا پجاری ہے۔''

اس حوالے سے خانقاہ برکاتیہ کے اسلاف واخلاف کا موقف بالکل صاف ہے جو ہمارے مشائخ کے اقوال اور تصنیف سے ظاہر ہے جس پر ہم بفضلہ تعالیٰ قائم ہیں اور رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

جد کریم خاتم اکابر ہند سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف "سراج العوارف فی الوصایا والمعارف" کے چھبیسویں نور میں ارشاد فرماتے ہیں: ''اس زمانہ میں اہل سنت وجماعت کے لوگ جو رافضیوں کے پاس آتے اور جاتے ہیں اور ان کے پاس بیٹھنے کی وجہ سے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے جملہ صحابہ سے سوئے ظن رکھتے ہیں یہ خود ایک بڑا رفض ہے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

کچھ حال بیان کریں اور محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کے اقوال پہ بھروسہ کریں کہ یہی صوفیاء کے لیے پسندیدہ ہے۔محبوب الٰہی کے ملفوظات ''فوائد الفواد'' میں ہے بندہ (امیر حسن علا سنجری) نے عرض کیا کہ امیر معاویہ کے بارے میں ہمیں کیا اعتقاد رکھنا چاہیئے؟ تو حضرت محبوب الٰہی نے فرمایا: وہ مسلمان تھے۔صحابہ کرام میں سے تھے۔حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ کے بھائی تھے۔''

حضور نوری میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کتاب کے بیسویں نور میں مزید ارشاد فرمایا کہ ''ایک روز میں پیر و مرشد خاتم الاکابر حضرت سید شاہ آل رسول احمدی مارہروی کی بارگاہ میں حاضر تھا۔جنگ جمل و صفین اور نہروان میں شریک ہونے والوں کے بارے میں اہل سنت و جماعت کے عقیدے کے بارے میں کتاب لکھ کر حضرت کی بارگاہ میں بغرض اصلاح پیش کی اور عرض کیا اس مسئلہ پہ کچھ ارشاد فرمائیں تا کہ ہم اسے دین و ایمان کا محافظ بنائیں تو ارشاد فرمایا کہ ہم صحابہ کرام کا تذکرہ اچھے الفاظ میں ہی کریں گے بس یہی کافی ہے۔''

آخر میں ہم سرکار غوث اعظم کے اس قول پر اس گفتگو کو تمام کرتے ہیں کہ ''غنیۃ الطالبین'' میں آپ نے ارشاد فرمایا ''اہل سنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ صحابہ کرام کے مابین جو جنگیں ہوئیں ان پر خاموش رہیں، کسی کو ان کے برابر نہ سمجھیں اور ان سے اظہار محبت کریں۔'' الحمدللہ!

اور یہ بات ہم قطعی طور پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و عظمت پر ہماری خانقاہ کے اخلاف اور اسلاف میں نہ کسی طرح کا سکوت تھا اور نہ ہے۔اس میں ہمارا وہی موقف ہے جو علمائے مجتہدین ,فقہائے کرام اور مشائخ عظام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا تھا۔لہٰذا فقیر برکاتی تمام احباب اہل سنت سے یہ اپیل کرتا ہے کہ اگر دین، شریعت اور طریقت کے حوالے سے

کسی بھی قسم کی غلط فہمی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مقدسہ کی طرف منسوب ہوتی دکھائی دیتی ہو تو خانقاہ کے حتمی موقف کے بارے میں حضرت امین ملت اور حضرت رفیق ملت مدظلہم سے ضرور رجوع کیا جائے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اپنے پیارے حبیب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کو صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا مطیع وفرمابردار اور وفادار بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

سید محمد امان قادری

ولی عہد، خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ

مرکز اہل سنت بریلی شریف کا موقف

خانقاہ برکاتیہ کا یہ پیغام بلا شبہ ہم تمام اہل سنت و جماعت کے لیے حرف آخر ہے۔ یہی موقف مرکز اہل سنت بریلی شریف کا بھی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ومناقب اوران کے دفاع میں سیدی سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف مبارکہ سے بھی یہی موقف ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ہنگامہ کے دور میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خطائے اجتہادی اوران کے سلسلہ میں اہل سنت کے عقیدہ وموقف کے تعلق سے فقیر راقم الحروف (محمد سلیم بریلوی) سے سوشل میڈیا پر جب سوال ہوا تو فقیر نے بھی اسی موقف کا اظہار کیا جو ہماری خانقاہ برکاتیہ اور خانقاہ رضویہ بریلی شریف کا سلفاً وخلفاً موقف ہے اور رہا ہے۔ فقیر کی یہ مختصرسی تحریر جب سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تو اسے ہمارے حضور صاحب سجادہ حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ النورانی نے بے انتہاء پسند فرمایا بلکہ ہندو پاک کے بہت سے اہل علم و دانش نے اس کی کھلے بندوں پذیرائی بھی فرمائی۔ اس سلسلہ میں خانقاہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ کی ایک اہم علمی وادبی شخصیت شہزادۂ حضور احسن العلماء حضرت سرکار سید اشرف میاں قادری برکاتی مارہروی مدظلہ النورانی نے یوں تحسین فرمائی کہ: ''سلام۔ اچھا لکھا ہے۔''

یہ تحریر ہم ذیل میں پیش کررہے ہیں:

''یہ صحیح ہے کہ یہ (حضرت امیر معاویہ اور حضرت علی کے مابین جنگ) خطائے اجتہادی منکر کے ہی قبیل سے تھی۔ مگر کسی صحابی کے معاملے میں اسے گناہ سے تعبیر کرکے اس کا ڈھنڈورا نہیں

بیٹھیں گے۔ میں نے تو اس خطائے اجتہادی منکر سے صرف یہ سمجھا ہے کہ ان کے مجتہدانہ فیصلے کی خطا کے واضح ہو جانے کے بعد نہ تو ان کے اس فیصلے اور اجتہاد کو قبول کریں گے اور نہ سکوت کریں گے۔ بلکہ جب بھی بات آئے گی تو حضرت علی کے فیصلے کو ہی حق کہیں گے اور حضرت امیر معاویہ کے فیصلے کو خطائے اجتہادی مگر اس کے ساتھ ہی ان کی طرف معصیت کی نسبت بھی نہ کریں گے کسی صحابی کے سلسلہ میں منکر کا مطلب معصیت (گناہ) سے منسوب کرنا نہیں ہے جیسا کہ کچھ معاصر اہل علم نے کہا۔ میں نے عدم سکوت کا جو قول کیا ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ان کی خطائے اجتہادی کا سوشل میڈیا، الکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا، اسٹیجوں اور چوراہوں پر ہر اہل اور نااہل حضرات کے درمیان ڈھنڈورا پیٹا جائے بلکہ عدم سکوت کا مطلب محض اتنا ہے کہ جب بھی ضرورت پیش آئے یا ان دونوں مقدس صحابہ کے معاملے پر علمی اور اصولی گفتگو ہو تب یہ کہا جائے گا کہ حضرت علی کا اجتہاد حق وصواب اور مقرر تھا اور حضرت امیر معاویہ کا اجتہاد غیر مقبول و منکر ---------بس-------۔ اس سے آگے سکوت کریں گے۔

اس سلسلہ میں ایک پیارا سا اصول ہمیں ہر وقت اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کہ جنگ صفین جیسے معاملات و مشاجرات کا علم ہمیں فن تاریخ سے ہوا۔ بلا استثنا و بلا اختصاص تمام صحابہ کرام کی تعظیم و توقیر کرنے اور انہیں نشانہ تنقید نہ بنانے کی تاکید ہمیں قرآن کریم سے اشارتاً و دلالتاً اور حدیث سے صراحتاً ہوئی۔ اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ قرآن و حدیث اور تاریخ میں سے کون اہم و افضل ہے۔ تاکہ ''الاھم فالاھم'' کے طور پر ان میں جو اہم ہو اس پر عمل کریں اور جس کا درجہ کم ہو سے تصادم و تعارض کے وقت اعلیٰ کے مقابلے میں ترک کر دیں۔ تو تاریخ یہ کہتی ہے کہ ہم انہیں خاطی سمجھیں کہ ان سے امت میں انتشار ہوا اور نقصان ہوا اور انہیں معاذ اللہ مجرم جانیں۔ مگر قرآن و حدیث ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم تمام صحابہ سے محبت کریں، ان کی تعظیم و توقیر کریں، ان کی بدگوئی نہ کریں۔ ان کو خیر کے ساتھ اچھے الفاظ میں یاد کریں، ان کی شان میں ناشائستہ کلمات کا استعمال نہ کریں۔ ان میں سے کسی کو بھی نشانہ تنقید و تنقیص نہ بنائیں۔ ان میں سے کسی کی طرف سے اپنے دل میں کوئی میل نہ رکھیں۔ تو اب یہ تصادم و تعارض کی صورت ہوئی کہ قرآن و حدیث کا مقتضا فن تاریخ کے مقتضا کے بالکل مغائر اور برعکس ہے۔ جب کسی ایک ہی مسئلہ اور ایک ہی قضیہ میں دو چیزیں باہم متعارض ہو جائیں تو اس تعارض کو دور کرنے کے دو طریقے ہیں:

۱) دونوں میں تطبیق کی کوئی صورت نکالی جائے۔

۲) اگر تطبیق ممکن نہ ہو تو جو قوی ہو اس پر عمل کیا جائے اور جو ضعیف ہو اسے ترک کر دیا جائے۔

مذکورہ معاملہ میں ہم نے جب جائزہ لیا تو یہ دیکھا کہ یہاں تطبیق ممکن نہیں تو اب ایسی صورت میں دوسرے اصول پر عمل کیا جائے گا کہ قوی کو اختیار کریں گے اور ضعیف کو ترک کر دیں گے۔لہٰذا جب ہم نے قرآن وحدیث اورفن تاریخ کا جائزہ لیا تو یہ دیکھا کہ فن تاریخ قرآن وحدیث کے مقابلے میں بہت ادنیٰ ہے تو ہم نے تاریخ کے تقاضے اور اقتضا کو ترک کیا اور قرآن و حدیث کے تقاضے واقتضا اور تاکید حکم کو قبول کرتے ہوئے تمام صحابہ کو نجوم ہدایت مانا، مشعل راہ ہدایت جانا اور انہیں اپنا معظم ومقتدا قبول کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ ہم کسی بھی صحابی رسول کے تعلق سے زبان طعن نہ کھولیں گے بلکہ سب کا ذکر خیر کے ساتھ کریں گے اور سب سے اظہار محبت وعقیدت کریں۔

ہم اپنے تمام سنی بھائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ تمام صحابہ کرام کا ذکر خیر سے کریں اور کسی کی بھی شان میں ہرگز ہرگز گستاخی نہ کریں۔اہل بیت اطہار اور حضرات پنجتن پاک سے بھی محبت و عقیدت کا اظہار کریں اور تمام صحابہ کرام سے بھی اظہار محبت کریں۔حضرت علی کو بھی امام برحق اور خلیفۂ برحق مانیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس صحابی تسلیم کریں۔ہرگز ہرگز ان کی شان میں تصغیر،تحقیر اور تنقیص بھرے جملے استعمال نہ کریں۔صحابہ کرام کے درمیان جو اختلافات،معاملات،مشاجرات اور جنگیں ہوئیں ان میں کسی بھی فریق کی بدگوئی نہ کریں اور نہ ان معاملات میں بحث ومباحثہ کریں بلکہ جب بھی اس تعلق سے کہیں کوئی مباحثہ ہو تو تمام صحابہ کا ذکر خیر کے ساتھ کریں اور کسی کی طرف سے بھی اپنے دل میں ہرگز ہرگز ذرہ برابر بھی میل نہ رکھیں کہ یہی اہل سنت وجماعت کا متفقہ اور اجماعی موقف ہے۔یہی خانقاہ برکاتیہ مارہرہ شریف کا موقف ہے اور یہی مرکز اہل سنت بریلی شریف کا پیغام۔

سوشل میڈیا،الیکٹرانک میڈیا، پرنٹ میڈیا اور انٹرنیٹ پر اس تعلق سے کچھ بدخواہ اور بد باطن لوگوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تعلق سے جو غلط فہمی پیدا کرنے والی تحریریں وائرل کی ہیں ان پر ہرگز توجہ نہ دیں اور نہ ہی ایسی بے تکی تحریروں پر بھروسہ کریں۔عقائد اہل سنت کے تعلق سے صرف اکابر اہل سنت خاص کر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریروں ،تصانیف مبارکہ اور ان کی وضاحتوں ہی کو اہل سنت کی حتمی رائے اور اہل سنت کا حتمی عقیدہ تسلیم کریں یہی راہ صواب ہے اور اسی میں ہماری بھلائی۔

نجوم ہدایت کی اہمیت

علامہ مختار احمد قادری بہیڑی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی عدالت وثقاہت پر ابتدائے اسلام سے آج تک پوری امت مسلمہ کا اتفاق رہا ہے اور سارے اہل ایمان یہ عقیدہ رکھتے آئے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سارے اصحاب اخلاص اور تقوی کے پیکر امانت و دیانت کے خوگر دین کے سچے وفادار حق وصداقت کے علمبردار اور عدالت وثقاہت کے شاہکار ہیں۔ان میں سے کسی پر زبان طعن دراز کرنا یا کسی کو تنقیص یا تنقید کا نشانہ بنانا سخت محرومی اور گمراہی و بد دینی ہے۔مگر آجکل کچھ ایسے بے باک لوگ پیدا ہوگئے ہیں جو پوری امت مسلمہ سے بغاوت کر کے صحابہ کرام کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا رہے ہیں اور سوشل میڈیا کے ذریعے صحابہ کرام کے خلاف اپنے باطل نظریات کی اشاعت کر کے ان کی عدالت وثقاہت کو موجودہ نسل کی نظر میں مشکوک ومشتبہ بنانے کی ناپاک کوشش میں لگے ہیں۔فی الحال ان گستاخوں کا ہدف بظاہر چند صحابہ کرام کی شخصیات ہیں مگر اس حقیقت کو ہر صاحب دانش جانتا ہے کہ اگر کسی جماعت کے چند افراد نا قابل اعتماد قرار پا جائیں تو وہ پوری جماعت ہی اپنا اعتماد کھو دیتی ہے اور یقین کی جو عمارت اس جماعت کے اعتماد پر قائم ہوتی ہے وہ پوری عمارت ہی زمین بوس ہو جاتی ہے۔یہیں سے ان گستاخان صحابہ کرام کے فتنہ گری کے اصل ہدف کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔جماعت صحابہ کے چند افراد کو نشانہ بنا کر یہ لوگ امت کی نظر میں پوری جماعت صحابہ کو نہ قابل اعتماد اور مشتبہ بنانا چاہتے ہیں اور جب صحابہ کرام کی مقدس جماعت سے اعتماد اٹھ جائے گا تو شریعت اسلامیہ پر ایمان ویقین کی جو عمارت کسی مقدس جماعت کے اعتماد پر قائم ہے وہ کیسے برقرار رہ سکے گی؟اسلامی شریعت کا اساسی منبع قرآن وحدیث ہیں۔قرآن پاک اللہ تبارک وتعالی کا کلام ہے جو ہمارے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر نازل ہوا۔رسول پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آیات کو خود تحریر نہیں کیا کرتے تھے بلکہ بول کر صحابہ کرام سے لکھواتے تھے۔اور ان سے لکھوانے کے بعد اس کو خود پڑھتے بھی نہیں تھے۔سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حیات ظاہری میں قرآن پاک متفرق طور پر مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا۔ایک جگہ ترتیب کے ساتھ نہیں لکھا گیا تھا۔امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں آپ کے حکم سے صحابہ کرام نے ہی اس کی تدوین کی اور ترتیب کے ساتھ ایک جگہ تحریر کیا۔اس وقت رحمت عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس نسخہ مدونہ کی تصحیح کے لیے دنیائے ظاہری میں تشریف زمانہ نہ تھے۔پھر امیر المومنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے دور خلافت میں صحابہ کرام سے ہی اس نسخہ کی متعدد نقلیں تیار کرا کے مملکت اسلامیہ کے مختلف شہروں میں ارسال فرمائیں اور ساری ملت کو اسی ایک نسخہ پر جمع کرنے کا کارنامہ انجام دیا، وہی نسخہ آج تک عالم اسلام میں متداول ہے۔اب رہیں حدیث تو اس کا سارا ذخیرہ صحابہ کرام کے ہی ذریعے امت تک پہنچا ہے۔اب اگر ان گستاخانہ صحابہ کی سازشوں کے مطابق خدانہ کرے جماعت صحابہ سے امت کا اعتماد اٹھ جائے اور ان کی عدالت وثقاہت اس کی نظر میں مشتبہ ہو جائے تو قرآن وحدیث پر ایمان کیسے باقی رہیگا اور اسلامی شریعت کی عمارت جس کی اساس قرآن وحدیث پر ہے کیسے قائم رہ سکے گی۔اب آپ سمجھ سکتے ہیں کہ گستاخانہ صحابہ کا یہ گروہ صحابہ کرام

کی تنقیص کے پس پردہ اسلام کی بنیادوں کو اپنا نشانہ بنا کر اسلامی شریعت کے سارے اثاثے کو ہی نا قابل اعتبار ٹھہرانا چاہتا ہے۔اس لئے اس فتنے کی سرکوبی و بیخ کنی وقت کی اہم ضرورت ہے۔لائق صد مبارک باد ہے مفتی محمد سلیم بریلوی زید قدرہ وعلمہ کہ انہوں نے بروقت اس فتنے کے خلاف قلم اٹھایا اور "نجوم ہدایت" کی شکل میں ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جو آئندہ اس راہ میں قدم رکھنے والوں کے لیے ان شاء اللہ تعالی سنگ میل ثابت ہوگی۔مفتی محمد سلیم بریلوی جوان سالی کے باوجود صف علماء میں قابل قدر حیثیت کے حامل ہیں۔مولا تعالی نے انہیں علوم وفنون میں پختہ مہارت کے ساتھ تحقیق کا جذبہ اور تصنیف و تالیف کا شوق بھی خوب عطا فرمایا ہے۔وہ مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام کے محنتی اور باصلاحیت اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔منصب تدریس کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآں ہونے کے بعد جو وقت بچتا ہے اس میں زیادہ تر مطالعہ کتب اور تحقیق و تحریر میں مصروف رہتے ہیں۔اللہ نے انہیں زودنویسی کا ملکہ عطا فرمایا ہے،لکھتے ہیں تو لکھتے چلے جاتے ہیں اور اپنے موضوع کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔موصوف ماہنامہ اعلی حضرت بریلی شریف کے مدیر اعزازی بھی ہیں،جس کے مدیر اعلی نبیرہ اعلی حضرت صاحب سجادہ رضویہ حضرت سبحانی میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے عرس چہلم کے موقع پر "تاج الشریعہ نمبر" کے نام سے ماہنامہ اعلیحضرت کا خصوصی شمارہ شائع ہوا۔اس نمبر میں مفتی سلیم بریلوی کا ایک طویل علمی مقالہ بھی شامل ہے،اسی مقالے کو کچھ حذف و اضافہ کے ساتھ انہوں نے کتابی شکل دے دی ہے جو "نجوم ہدایت" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں،تم ان میں سے جس کی اقتدا کرو گے ہدایت پا جاؤ گے یہ ایک مشہور حدیث ہے جس کو بہت سے محدثین کرام نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔وہابیوں نے نام نہاد تحقیق کے ذریعے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور اسے موضوع یعنی من گڑھت بتایا ہے۔وارث علوم اعلی حضرت حضور تاج الشریعہ نے وہابیوں کی اس نام نہاد تحقیق کے رد میں "الصحابۃ نجوم الاھتداء" کے نام سے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تصنیف کیا جو عربی زبان میں ہے۔حضور تاج الشریعہ نے اپنے اس رسالہ میں جو تحقیقی دریا بہائے ہیں انہیں دیکھ کر بے ساختہ اعلی حضرت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اہل علم کو ماننا پڑتا ہے کہ حضور تاج الشریعہ واقعی علوم اعلی حضرت کے سچے وارث وامین ہیں۔مفتی محمد سلیم نے اپنا یہ مقالہ حضور تاج الشریعہ کے اسی رسالہ کے تعلق سے لکھا ہے۔اور اسی کی روشنی میں اس مقالے کے اندر اس حدیث کی فنی حیثیت پر بحث کی ہے۔اصل موضوع پر گفتگو کرنے سے پہلے انہوں نے اس مقالے میں صحابی کے لغوی معنی صحابی کی تعریف صحابیت کے ثبوت کے مختلف طریقے وغیرہ ضروری مباحث کے بعد قرآن و حدیث کی روشنی میں صحابہ کی عدالت و ثقاہت کو اس طرح بیان کیا ہے کہ گستاخان صحابہ کے لیے دم مارنے کی گنجائش نہیں چھوڑی ہے۔اس کے علاوہ صحابہ کرام سے متعلق مختلف گوشوں پر سیر حاصل علمی بحث کرکے قارئین کی معلومات میں گراں قدر اضافہ کیا ہے۔واقعی مفتی محمد سلیم بریلوی کا یہ مقالہ صحابہ کرام کے موضوع پر دنیائے عالم کے لیے ایک حسین اور قیمتی تحفہ ہے جس کا اندازہ آپ اس کو پڑھ کر خود لگا سکتے ہیں۔میری دعا ہے کہ رب العالمین مقالہ نگار مفتی محمد سلیم بریلوی کے علم میں،بلندی بیان میں دلکشی اور قلم میں مزید پختگی عطا فرمائے اور انہیں مذہب و مسلک کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق دے۔آمین